نور العرفان
سوانح و فرمودات
قطب الاقطاب مولوی محمد امین قریشی اویسی کشمیری
تصنیف و تالیف
جناب محمد نور الدین اویسی
جناب ڈاکٹر محمد رمضان اویسی
شعبہ نشر و اشاعت
سلسلہ عالیہ اویسیہ ایبٹ آباد (ہزارہ)

سوانح و فرمودات

الحاج قطب الاقطاب مولوی **محمد امین** قریشی اویسی کشمیری

——— تصنیف و تالیف ———

جناب محمد نورالدین اویسی   جناب ڈاکٹر محمد رمضان اویسی

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ عالیہ اویسیہ ایبٹ آباد (ہزارہ)

سلسلہ اویسیہ پبلی کیشنز ۱۴

ترمیم و تصحیح شدہ ایڈیشن (چہارم)

طباعت : دسمبر ۲۰۱۰ء

ملنے کا پتہ

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ اویسیہ

۳۴۰۴ لنک روڈ۔ ایبٹ آباد (ہزارہ) پاکستان

کتابت : محمد صدیق چشتی۔ لاہور

شدتِ تجلی[1] سے بے ہوش ہو جاتے ـــــ چنانچہ ابنِ عربی نے استدعا کی کہ انہیں ظہورِ مہدی علیہ السلام کے آثار دکھائے جائیں۔ لہٰذا آپ نے ظہورِ مہدی علیہ السلام کے متعلق زمانے کے آثار کی نشاندہی کی کہ زمانہ میں کیسے حالات رونما ہوں گے۔ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم کے فقراء کا نورِ مہدی کا مشاہدہ کر کے ظہورِ مہدی کا اعلان کرنا۔ اور پھر ظہورِ مہدی نہ ہونا ـــــ عوام الناس کے لیے شک وظن کا سبب بنا۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ صاحبِ مشاہدہ فقراء کے نزدیک ظہورِ مہدی علیہ السلام ایک واقع ہونے والی حقیقت ہے۔لیکن اکثر اس عدم واقع ظہور کی اصل علامت کو نہ سمجھنے کے باعث خاموش ہیں۔ اور جب ظہورِ مہدی علیہ السلام کی اصل حقیقت کو نہ پایا گیا۔ تو خود محققین اسلام نے بسبب اس حقیقت کو نہ سمجھنے کے مختلف تاویلیں کیں۔بلکہ دبی زبان میں۔اس واقعہ کی نفی کر کے اس حقیقت کو وہم وظن یا قدما (قدیم) کا اختراعی[2] تصور قرار دیا۔ اور ظہورِ مہدی

---

[1] اس کیفیت میں دو تاویلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ ظہورِ مہدی کو اخفا میں رکھنا منظور ہے۔سو اللہ تعالیٰ کا آپ پر تجلی ڈال کر بے ہوش کرنے کا مقصد اس امر کو اخفا میں رکھنا ہے ــــــ دوسری تاویل یہ ہے۔کہ جب مَیں نے بانڈی پُورہ میں حضور سے حضرت مہدیؑ کو دیکھنے کی التجا کی تو مراقبہ میں ـــــ میرا تصور قافلہ میں اس مخصوص ہستی کی طرف ہوتا۔ جسے حضور قبلہ عالم ملنا چاہتے تھے۔ مگر حقیقتاً حضورؒ کی توجہ سے مجھ پر یہ اصل کیفیت آتی۔ کہ مَیں ان کے نُور (رُوح) کو ایک عظیم نور کی شکل میں دیکھتا۔ تو ابنِ عربی پر یہی نور متجلّی ہوتا ہو جس سے وہ بے ہوش ہوتے ہوں۔ظاہراً میرا مشاہدہ۔فنائے شیخ کی صورت میں تھا۔اِس وجہ سے میرے مشاہدہ میں تجلّی پیرِ اکمل کے قلب سے ہو کر آتی جس وجہ سے مجھ پر بے ہوشی طاری نہ ہوتی۔ کیونکہ ابنِ عربی بذاتِ خود مشاہدہ کرتے۔اِس وجہ سے وہ نورِ مہدی علیہ السلام کے متحمّل نہ ہوتے مگر حضور قبلہ عالم مقامِ فنا و بقا پر فائز تھے۔اِس لیے آپ پر نورِ مہدی علیہ السلام کا مشاہدہ آسان تھا۔

[2] چنانچہ مفکرِ پاکستان علّامہ اقبال صاحب نے بھی اس عقیدہ کی نفی کی ہے کہ "مسلمانوں نے یہ عقیدہ ہندو عقیدہ "کلنکی اوتار" سے لیا ہے۔حقیقتاً امام مہدیؑ کا ظہور ہونا محض اختراعی نظریہ ہے۔"

علیہ السلام کے تصوّر کے ساتھ نصاریٰ اور علمائے اسلام (یعنی فقراء) نے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی شامل کیا۔ کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ہوگا۔ اِس حقیقت کو جب کہ قرآن سے اس امر کی شہادت میسّر نہیں (سوائے حدیث کے) اِس حقیقت میں بھی تاویلات کرکے۔ غلط مفروضہ قرار دیا ہے۔ کہ یہ نظریہ عیسائیوں کے عقائد سے اختراع کیا گیا۔ ورنہ اس امر کی کوئی حقیقت نہیں اس نظریہ کی نفی کو جماعتِ احمدیہ کے نظریہ نے تقویت دی۔ جب کہ ان کے نزدیک جماعتِ احمدیہ کے بانی۔ مرزا غلام احمد نے خود کو مہدی موعود ـــ اور مسیح موعود قرار دیا۔ تو علمائے اسلام نے اس نظریہ کی ضد میں سرے سے ظہورِ مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی کر دی کہ اسلام میں درحقیقت ایسا کوئی نظریہ موجود ہی نہیں۔ دراصل اس نفی کا سبب اصل حقیقت سے عدمِ واقفیت ہے۔

بلاشبہ قرآنی عقائد و نظریات کی اساس۔ قرآنی شہادت اور حدیث پر ہوتی ہے۔ قرآن میں احکامات ہیں۔ جو واضح ہیں۔ ان احکامات کی تفسیر حدیث سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ قرآن میں قصص (گزشتہ انبیاء کے واقعات) ہیں۔ جن کی شرح کی ضرورت نہیں۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کچھ واضح ہے۔ اور کچھ تشبیہی ـــ اِس طرح قرآن میں بعض واقعات یکسر متشابہ ہیں۔ جن کی واضح تفصیل قرآن میں بیان نہیں کی گئی۔ بعض کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔ اور کچھ کی حدیث سے بھی واضح نہیں۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ قرآن میں دیئے گئے واقعات ـــ نظریات و عقائد ـــ متشابہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس ضمن میں یہاں چند نظریات کا ذکر کرتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ درحقیقت پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام شعائر اللہ۔ آیات سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں آپ کی پیدائش۔ آپ کا صلیب پانا۔ قتل ہونا ـــ اور رَفع متشابہات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی متشابہات سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس کے علاوہ خروجِ دجال۔ قیامِ قیامت ـــ اور بعض امورِ غیب۔ یہ سب متشابہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِسی نسبت سے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی متشابہات سے تعبیر ہے۔ اور یہ امور مصلحتِ الٰہی کے تابع مخفی رکھے گئے ہیں۔ جیسے